ما اذن لہ فیہ ولو جعل من غیر اذن صار ضامنا بحکم الرھن وقالبضا للغصب وان ترک الاستعمال عاد لکونہ رھنا ولو استعملہ المرتھن باذن الراھن فان ھلک حالۃ الانتفاع لم یسقط من الدین شیئ لانہ بالاذن صار مقبوضا بحکم العاریۃ وان خالف وھلک فی حال الاستعمال یضمن ضمان الغصب ۔

۲۔ موات زمین کی تشریح ضرور ہونی چاہیئے، کہ آیا اس میں وہ زمین بھی آتی ہے جو کسی ذمی یا مسلم کی مملوک ہونے کے باوجود بہت زمانے سے غیر آباد اور بنجر پڑی ہو، جیسا کہ ہمارے علاقوں میں ہے۔ یا کہ نہیں۔ ظاہر تو اول ہے، حدیث ۔ من احیٰ ارضا میتا فھی لہ ۔ نیز حضرت عروہؓ کی روایت جسکو ابو داؤد لایا ہے ۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضیٰ ان الارض ارض اللہ والعباد عباد اللہ ومن احیٰ مواتا فھو احق بہ وفی روایۃ من احاط حائطا علی ارض فھی لہ ۔ اس پر مضبوط دلیل ہے اور ان احادیث سے مطلق موات زمین خواہ اس کا مالک ہو یا نہ ہو، ظاہراً معلوم ہوتا ہے اور چونکہ یہ مسئلہ وطن اور عام مسلمانوں کی منفعت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اسکو عام رکھنا چاہیئے، خواہ موات زمین کا مالک ہو یا نہ ہو، ایک اسلامی حکومت کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسی زمینوں کو دوسرے لوگوں کو دیدے کہ وہ ان کو آباد اور قابل کاشت بنائیں۔

محمد رحمت اللہ

ننگی نصرت زئی ۔ محلہ ابراہیم خیل تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

قصیدہ افغانی | مقام حیرت و تعجب کہ شمارہ ۸ ماہ صفر میں ایک قصیدہ بعنوان ـــــ قصیدۃ الرضوانی فی بنی افغانی ـــــ شائع ہوا ہے، جس میں جاہلی نظریۂ قومیت کا عنصر غالب ہے ۔ خداوند قدوس نے انسانی فضیلت کا مدار تمام تر تقویٰ اور اخلاق و فضائل کو قرار دیا ہے، لیکن صاحب قصیدہ نے افغان قوم کی شرافت اور عزت وجاہت کا سبب شراب نوشی اور قتل و غارت وغیرہ جیسے افعال قبیحہ کو قرار دیا ہے، سوال یہ ہے کہ یہ قصیدہ کسی مسلم افغان قوم کی مدح کے لئے یا کہ کافر افغان قوم کے حق میں ہے؟ اگر ایسا ہے تو ایسی مدح سرائی کیلئے دینی رسائل کے صفحات ناموزوں ہیں، اگر آپ نے بحیثیت افغان ہونے کے اسکو شائع کیا ہے تو یہ قومیت کا جاہلی تصور ہے اور بحیثیت مدیر ہونے کے آپ پر فرض ہے کہ آئندہ شمارہ میں اسلامی نقطۂ نظر سے اسکی تردید فرمائیں، نقش آغاز میں آپ کے قلم کی جولانی زندقہ و الحاد افزا نظریات کا کامیاب تعاقب اور